بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۳ | ۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش | ۱۹ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۲ مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۰۳

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی یکم ماہ ہجرت سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۲ بجے دن بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

قادیان یکم ماہ ہجرت حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے والحمدللہ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی بہتر ہے آج بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں زیر اہتمام دینیات کلاس مجلس خدام الاحمدیہ شیخ عبدالخالق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت از روئے بائیبل" کے موضوع پر تقریر کی جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے

افسوس حکیم ہدایت اللہ صاحب محلہ دارالعلوم قادیان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے کل بعمر ۶۲ سال وفات پا گئے۔ آج بعد نماز ظہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۹ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ

تمام مسلمانوں کے اتحاد کی تحریک اور معاصر "ہند"

(از ایڈیٹر)

معاصر "ہند" کلکتہ نے اپنے ۲۷ اپریل کے پرچہ میں ایک اہم امر کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے۔ اور نہایت مؤثر الفاظ میں مشترکہ اغراض کے لئے متحد ہو کر جدوجہد کرنے کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے

"مسلمانوں میں بڑی پھوٹ ہے بڑا اختلاف ہے۔ لیکن اس ایک بات میں سب مسلمان متفق اور ایک ہیں۔ کہ مسلمانوں کی حالت ہر لحاظ سے از حد گر چکی ہے۔ اور اس بری حالت کو اچھی حالت سے بدل دینا چاہیئے۔ لیکن اس اتفاق پر بھی مسلمانوں کی یہ بڑی بدنصیبی ہے۔ کہ اول تو وہ اصلاح و سدھار کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ اور اگر اصلاح و سدھار کی کوئی آواز اٹھتی ہے بھی تو مذہبی یا سیاسی اختلاف کی بناء پر اسے سننا نہیں چاہتے"

کیوں سننا نہیں چاہتے اس لئے کہ علماء کہلانے والوں نے اپنے اپنے فرقے کو بتا رکھا ہے۔ کہ دوسرے فرقوں کے لوگ اسلام سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ اور وہ ایسے بدتر ہیں۔ کہ غیر مسلموں سے جو اسلام کے اشد ترین دشمن ہیں تعلقات رکھنا بلکہ ان کی قیادت قبول کرنا ضروری ہے۔ لیکن دوسرے فرقوں کے لوگوں سے ملنا جلنا ان کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا۔ اور ان سے دوستانہ تعلقات رکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اتنا بڑا کہ جو شخص ایسا کرے۔ وہ خود بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ چونکہ علماء نے ایسی شدید نفرت اپنے اپنے فرقوں میں پیدا کر رکھی ہے۔ اس لئے ان کا کسی نقطہ پر متحد ہونا خواہ وہ نقطہ سب کے لئے مفید ہی کیوں نہ ہو ناممکن اور محال ہے۔ معاصر "ہند" نے اس خرابی کے پیش نظر بتایا ہے۔ کہ

"شریعت اسلام کی رُو سے ہر وہ آدمی مسلمان ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ کلمہ پڑھتا ہے اور کعبہ کی طرف مونہہ کر کے نماز پڑھتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ نہ جانے کتنے فرقے ہو جانے پر بھی سب مسلمانوں کا اب تک کلمہ بھی ایک ہی ہے۔ اور قبلہ بھی ایک ہی ہے۔ یعنی سب کے سب مسلمان ہیں بھائی بھائی ہیں۔ اگر ہمارے یا آپ کے خیال میں کوئی مسلمان یا کوئی مسلمان فرقہ گمراہ ہے۔ تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد۔ لیکن دنیا میں وہ مسلمان ہونے کی وجہ سے ہمارا بھائی ہے۔ اور ہماری طرف سے ہر مدد کا مستحق ہے"

یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس سے کسی سنجیدہ اور دردمند مسلمان کو اختلاف رکھنے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ عقائد کے اختلاف کی وجہ سے ان امور میں بھی متحد نہ ہونا۔ جو تمام مسلمان کہلانے والوں کے ساتھ یکساں طور پر تعلق رکھتے ہیں بہت بڑی بدقسمتی ہے۔ اور دیگر اقوام کے مقابلہ میں زندگی کے ہر میدان میں مسلمانوں کے پیچھے رہنے کی بہت بڑی وجہ یہی ہے۔ آج اگر مسلمان یہ سمجھ جائیں کہ عقائد کا اختلاف انہیں اسلام کے مرکزی نقطہ سے علیحدہ نہیں کر سکتا۔ اور اس وجہ سے انہیں ایک دوسرے کے خلاف عداوت و دشمنی کے جذبات کو اپنے دل میں جگہ نہیں دینی چاہیئے۔ بلکہ ہر مسلمان کہلانے والے کو ایک دوسرے کا مددگار اور معاون ہونا چاہیئے۔ اور مجموعی طور پر تمام مسلمانوں کو اپنے مشترکہ مقاصد و اغراض کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ تو انہیں اتنی قوت اور طاقت حاصل ہو جائے۔ کہ ایک طرف تو کوئی انہیں دبانے اور کچلنے کا خیال بھی دل میں نہ لا سکے۔ اور دوسری طرف وہ اپنے سیاسی اور ملکی اور مذہبی حقوق کی نہایت عمدگی کے ساتھ حفاظت کر سکیں۔ معاصر "ہند" نے بھی اس بات پر خصوصیت کے ساتھ زور دیا ہے چنانچہ لکھا ہے۔

"یہ بات بھی دوپہر کے سورج کی طرح کھلی ہوئی ہے۔ کہ مسلمان کسی بھی مذہبی فرقے اور کسی بھی سیاسی جماعت کے ہوں۔ اگر اخلاقی مالی سماجی تعلیمی لحاظ سے گرے رہے تو پوری امت کے لئے بربادی خواری رسوائی ہے۔ مجموعی طور پر مسلمان قوم کو اونچا کرنا ہر مذہبی فرقے اور ہر سیاسی جماعت کے مسلمانوں کا فرض ہے کیونکہ قوم کے اونچے ہونے سے ہی الگ الگ آدمی اونچے ہو سکتے ہیں۔ قوم گری ہوئی ہے تو الگ الگ آدمی کبھی اونچے نہیں ہو سکتے۔ دیکھنے میں اونچے ہو جائیں تو بھی دنیا انہیں ذلیل ہی سمجھے گی۔ کیونکہ ان کی قوم ذلیل بنی ہوئی ہے...... بہرحال عقل یہی کہے گی کہ مسلمانوں کی حالت ٹھیک کرنے کے لئے ہر مسلمان کو بھی اور تمام مسلمانوں کو بھی پوری کوشش کرنا چاہیئے۔ اور اس راہ میں مذہبی و سیاسی اختلافات کو روک بننا نہیں چاہیئے"

یہ وہی حقیقت ہے جس کی طرف آج سے بہت عرصہ قبل حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلمانوں کو توجہ دلا چکے ہیں۔ اور آئے دن اس کا اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ عقل و سمجھ رکھنے والے مسلمان اس کی اہمیت کا بھی اعتراف کرتے ہیں۔ اس کی ضرورت بھی مانتے ہیں۔ اس کے فوائد کے بھی قائل ہیں۔ لیکن علماء کہلانے والوں نے عام مسلمانوں میں کچھ ایسا زہر بھر رکھا ہے۔ کہ وہ اتحاد کی کسی تجویز کو سننا بھی گوارا نہیں کرتے بلکہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے اور ایک دوسرے سے جنگ و جدال جاری رکھنے میں خدمت قوم و ملت سمجھتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ مسلمانوں کی اس ذہنیت میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ اور انہیں بتایا جائے۔ کہ آپس کے اس قسم کے تفرقہ نے ان کو کس قدر نقصان پہنچا رکھا ہے اور دوسری قوموں نے باوجود آپس میں بحد مذہبی اور سیاسی اختلافات رکھنے کے مشترکہ کاموں میں متحد ہو کر کس قدر ترقی کر لی ہے۔ معاصر "ہند" نے خود کلکتہ کی مثال پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"کلکتہ میں مسلمانوں کی آبادی دس لاکھ ہے۔ مگر یہ آبادی جیسی گری ہوئی حالت میں ہے سب جانتے ہیں۔ اسی کلکتہ میں بنگالی ہندو بھی رہتے ہیں۔ مارواڑی ہندو بھی۔ گجراتی ہندو بھی۔ پنجابی ہندو بھی۔ ساتھ ہی اینگلو انڈین یورپین بدھ بھی رہتے ہیں۔ ان سب کے الگ الگ خیراتی۔ تعاونی۔ ثقافتی ادارے ہیں۔ اور اپنے اپنے حلقوں میں یہ ادارے بڑے بڑے کام کر رہے ہیں۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

ہر ادارے کے ہاتھ میں لاکھوں کروڑوں کے فنڈ ہیں۔ اُن کے اپنے سکول ہیں۔ کالج ہیں۔ کلب ہیں ہسپتال ہیں۔ اور عام خدمت و مدد کے شعبے ہیں۔ لیکن کلکتہ کے دس لاکھ مسلمانوں کی خود اپنی کیا چیز ہے۔ کوئی چیز بھی نہیں اور اگر کوئی چیز ان مسلمانوں کی اپنی ہے۔ تو فقر و فاقہ ہے۔ ابتری و پستی ہے۔ بیماریاں اور وبائیں ہیں۔ بے علمی و جہالت ہے۔ گناہ ہیں اور گناہوں کے بھیانک نتیجے ہیں"۔

یہ حالت کلکتہ کی ہی نہیں دوسرے مقامات میں بھی یہی ہے۔ بلکہ اس سے بھی بدتر۔ یہاں تک نوبت پہنچ جانے پر بھی اگر مسلمان بیدار نہ ہوں۔ اور آپس میں سر پھٹول کرانے والے علماء بیدار نہ ہونے دیں۔ تو کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے لیکن کیا ایسی حالت میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنا چاہئیے۔ نہیں بلکہ دردمند مسلمانوں کو کوشش کرنی چاہئیے۔ کہ مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو۔ اتحاد پیدا ہو۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کی روح پیدا ہو۔ ایک دوسرے کا دکھ محسوس کرنے کی اہلیت پیدا ہو۔

سال رواں کا تیسرا ماہانہ جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ مورخہ ۲۹ اپریل بعد نماز مغرب مسجد دارالبرکات میں منعقد ہوا۔ چونکہ صدر محترم علالت طبع کی وجہ سے جلسہ میں تشریف نہ لا سکتے تھے اس لئے صدارت کے فرائض ملک عطاء الرحمٰن صاحب معتمد مجلس مرکزیہ نے ادا کئے۔

تلاوت عہد اور نظم کے بعد خاکسار نے گزشتہ جلسہ کی رپورٹ سنائی۔ رپورٹ کے بعد صدر اجلاس نے ماہ امان ۲۴ ہش کے دوران میں مجالس مقامی کے کام کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ جو رپورٹ ہفتہ وار۔ ماہوار۔ وقار عمل۔ حاضری نماز۔ وقف ایام برائے تبلیغ ہفتہ وار اجلاس اور ماہانہ جلسوں پر مشتمل تھی۔ اس دفعہ اس امر کا انتظام کیا گیا تھا۔ کہ زعماء سے جلسہ میں ان کے کام میں سستی کی وجوہ دریافت کی جائیں۔ اور ان کی اصلاح کے لئے مفید تجاویز بیان کی جائیں۔ تا دوسرے خدام بھی ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

چنانچہ باری باری زعماء کے کام کے متعلق بتایا گیا۔ کہ فلاں فلاں شعبہ کے کام میں سستی ہوتی ہے۔ جس کے متعلق زعماء نے معذرت کی۔ اور آئندہ اصلاح کا وعدہ کیا۔

اس سلسلہ میں زعماء حلقہ مسجد اقصیٰ۔ میک ورکس۔ سٹار ہوزری۔ دار الفضل۔ دار العلوم مسجد فضل۔ ناصر آباد۔ دار الانوار۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ دار الشیوخ نے مختصر طور پر کام میں سستی کی وجوہ بیان کیں۔ جن پر صدر جلسہ نے انہیں مفید مشورے دیئے۔

پروگرام کے اس حصہ کے بعد مہتمم صاحب وقار عمل۔ خدمت خلق۔ تبلیغ اور تعلیم نے اپنے اپنے شعبہ کے کام کے متعلق مختصر طور پر خدام اور زعماء کو ہدایات دیں۔ اور کام کرنے کا طریق بتایا۔ آخر میں صدر نے مختصر تقریر کی۔ اور جلسہ عہد و دعا پر ساڑھے دس بجے ختم ہوا۔

(مرزا رفیع احمد نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اپنے ہاتھ سے اپنا کام

آؤ اس میں فخر محسوس کریں

دنیا دنیوی عزتوں پر مرتی اور مساوات قائم کرنے والے کاموں سے گھبراتی ہے۔ فانی اور غیر حقیقی عزت سے مراد یہ ہے۔ کہ انسان انسان سے دور اور باہمی اخوت کا نام و نشان تک مفقود ہو جائے۔ لیکن ہم جو احمدی ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ عزت نہیں ذلت ہے۔ حقیقی عزت کا منبع و مصدر خدا کی ذات ہے۔ پس ہم ایسے کام کرینگے کہ جن سے مساوات قائم ہو۔ باہمی اخوت کی بنیادیں مضبوط ہوں۔ اور انسان انسان سے قریب ہو جائے۔ اس لئے مٹی کی ٹوکری سر پر اٹھانا کہی چلانا۔ راستہ درست کرنا۔ نالی صاف کرنا اینٹیں اٹھانا۔ یہ سب کام ہم خوشی اور فخر سے کرینگے۔ کہ یہی ہمارا فرقان اور امتیازی نشان ہے۔

(خاکسار:۔ ناصر احمد مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دارالانوار کمیٹی کا سڑکوں کے متعلق اعلان

محلہ دارالانوار قادیان کی ۵۷ فٹ والی وہ سڑک جو شہر سے سیدھی جا رہی ہے۔ پہلے کا پبلک راستہ ہونے کے سبب شارع عام ہے۔ اس کے سوا ۴۰ فٹ کی سڑک اور تیس تیس فٹ والی اندرونی تمام سڑکیں شارع عام نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ خود اہل محلہ نے چھوڑی ہیں۔ آج یکم مئی کو ۴۰ فٹ سڑک حسب معمول بند کر دی گئی ہے۔ چونکہ اس پر پبلک کو گذرنے کی اجازت نہیں۔ اس لئے ہر خاص و عام کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ سیکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

دیہاتی مبلغین کے لئے ضروری اعلان

واقفان زندگی برائے تبلیغ دیہاتی کو بحکم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ جلد از جلد قادیان پہنچیں اور تیار ہو کر آئیں تاکہ مدرسہ کھولا جائے۔

(انچارج تحریک جدید)

نتیجہ امتحان ۱۹۴۵ء جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ

نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن	
(۱) محمد یونس	۶۶۰/۱۰۵۰	درجہ دوم	اول
(۲) غلام سرور	۶۲۳	"	دوئم
(۳) سید محمود احمد ناصر	۶۰۳	"	سوئم
(۴) محمد صالح نور	۵۹۸	درجہ دوم	
(۵) محمد لطیف اکبر	۵۳۰	"	
(۶) رفیق احمد کمپارٹمنٹ حدیث کے مضمون میں			

خاکسار عبدالمنان عمر جائنٹ سکوٹری مجلس تعلیم

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

درجہ اولیٰ جامعہ احمدیہ کا داخلہ دس ہجرت (مئی) تک اور سپیشل کلاس کا داخلہ نتیجہ میٹرک کے شائع ہونے کے بعد دس دن تک ہوگا۔ انشاء اللہ۔ امیدوار ضروری سندات کے ساتھ روزانہ دس بجے سے بارہ بجے تک داخل ہو سکتے ہیں۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

چندہ دہندگان و حسابداران امانت ذاتی کیلئے اعلان

اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعض اصحاب چندہ بھجواتے وقت منی آرڈروں کے کوپنوں پر اپنا تفصیلی پتہ تحریر نہیں فرماتے جس کی وجہ سے دفتر محاسب سے بھیجی ہوئی رسیدات بوجہ نامکمل پتہ ان کو نہیں ملتیں۔ اور ان کو اس دفتر کے خلاف شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ہر کیس میں منی آرڈروں کے کوپنز ہوں یا بیمہ جات یا دیگر خط و کتابت کے۔ سب میں مہربانی کر کے اپنا مفصل اور مکمل پتہ ڈاک تحریر فرمایا کریں۔ ورنہ رسیدات کے بروقت نہ پہنچنے یا بالکل نہ پہنچنے کی ذمہ داری اُن پر ہوگی۔

حساب داران امانت ذاتی سے بھی درخواست ہے کہ مکمل اور تفصیلی پتہ ہر کیس میں خوشخط تحریر فرمایا کریں۔

چندہ ہائے و امانت کے روپیہ کی تفاصیل بھی خوشخط اور واضح ہونی چاہئیں تا حسابات میں غلطی پیدا نہ ہو سکے۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ)

ولادت

بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و مصلح موعود کی دعاؤں سے ۱۹ اپریل ۱۹۴۵ء کو فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو دین و دنیا کے لئے مفید بنائے۔ اور آئندہ نسلوں میں ترقی دینے کا باعث ہو۔ عاجزانہ طور پر احباب ...

افسوسناک انتقال

۲۳ اپریل مولوی عطاء اللہ صاحب آنریری مبلغ اس جہان سے کوچ کر کے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم خاص صحابی تھے مرحوم نے تمام عمر احمدیت کی خدمت میں صرف کی۔ تمام جماعت سے عرض ہے کہ مرحوم کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ماسٹر محمد حسین خادم پبلک سکول بدوملہی

کچھ اخلاق کے متعلق

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

اخلاق کے متعلق لوگ اکثر پوچھتے رہتے ہیں۔ آج میں مختصر طور پر ایک ضروری اصل ان کے متعلق عرض کر دیتا ہوں۔ میرے خیال میں اچھے اخلاق کئی قسم کے ہوتے ہیں۔

طبعی تقاضے جن پر اخلاق کا دھوکہ ہوتا ہے

بعض لوگوں میں بعض طبعی تقاضے جو ابھی اخلاق کا رنگ نہیں پکڑتے۔ یعنی عقل کے ماتحت نہیں ہوتے۔ اور موقعہ اور ضرورت کے مطابق صادر نہیں ہوتے۔ وہ بھی بہت پسندیدہ ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک انسان طبعی طور پر ہی نہائت حلیم اور بردبار ہوتا ہے۔ یہ اس کا طبعی تقاضا ہوتا ہے۔ نہ کہ خلق۔ بعض شخص پیدائشی۔ اور طبعی طور پر ہی ہنس مکھ اور خوش رہنے والا ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ طبعی طور پر ایثار کرنے والے یا سخی ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو اگر اپنے طبعی تقاضوں پر فخر ہو۔ تو ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ ایک ہیجڑا یا نامرد کہنے کہ دیکھو میں عفیف اور پاک باز ہوں۔ کہ مجھ سے بدکاری صادر نہیں ہوتی۔ ایسے اخلاق کا اجر خدا کے ہاں کچھ نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ شخص بعض گناہوں یا تکالیف میں پڑنے سے بچ جاتا ہے۔ مثلاً جو طبعی طور پر نہائت درجہ حلیم ہے۔ چونکہ وہ کسی سے لڑے بھڑیگا نہیں۔ اس لئے لڑائی فساد کے نقصانات سے بچا رہیگا۔ یا اگر کوئی مخنث بدکاری نہ کریگا۔ تو دنیا میں زنا کے ارتکاب اور آخرت میں گناہ کی سزا اسے نہیں مل سکتی۔ ہاں ایک طرح سے یہ لوگ بھی بعض تکالیف اٹھا سکتے ہیں۔ وہ یہ کہ ایسا حلیم شخص دیوثی کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ یا ایسا حلیم صابر انسان بے غیرتی میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ یا ایسا سخی مرد مسرف اور مبذر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ عقل کے ماتحت اپنے طبعی تقاضوں کو لگام دے کر نہیں رکھتا۔ پس ایسے لوگوں کو صاحب اخلاق فاضلہ کہنا غلط ہے گو یہ بات بھی درست ہے کہ اچھے طبعی تقاضے بُرے طبعی تقاضوں کی نسبت بہر حال پسندیدہ ہوتے ہیں۔

اخلاق فاضلہ یہ طبعی تقاضے نہیں ہوتے بلکہ واقعی اخلاق ہوتے ہیں۔ یعنی ایسے طبعی تقاضے جو عقل کے ماتحت چلائے جاتے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں۔

اخلاق قسم اول

یہ وہ اخلاق حسنہ ہیں جو انسان انسان کے لئے دکھاتا ہے۔ ان میں مذہب کا دخل نہیں۔ ایک دہریہ بھی یہ اخلاق رکھ سکتا ہے اور انہی اخلاق پر ساری دنیا کا کاروبار چلتا ہے۔ چونکہ انسان مدنی الطبع ہے۔ اس لئے اس کا گزارہ ہی نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ نیک اخلاق برمحل استعمال نہ کرے۔ وہ لوگوں کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ تاکہ لوگ اس کے ساتھ نیک سلوک کریں۔ وہ اپنے عہد پورے کرتا ہے۔ تاکہ لوگ اس کے عہد پورے کریں وہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے۔ تاکہ وقت پڑے پر وہ اس کے ساتھ ہمدردی کریں۔ وہ دوسروں کی تیمارداری کرتا ہے۔ تاکہ بیماری کے وقت دوسرے اس کے کام آئیں۔ وہ اپنے ہمسایوں کے دفن کفن میں شریک ہوتا ہے تاکہ ہمسائے اس کے دفن کفن میں شریک ہوں یہ اخلاق مذہب نہیں ہیں لیکن مذہب کی بنیاد ہیں۔ اور اس بنیاد پر مذہب کی دیواریں کھڑی کی جا سکتی ہیں۔ اور ان اخلاق کے سوا انسان کو چارہ بھی نہیں۔ فرض کرو ایک شخص بیمار ہے لاچار ہے۔ اس کی خدمت دوسرے انسان ہی کر سکتے ہیں۔ فرشتے عام طور پر اس کے لئے آسمان سے نازل نہیں ہوتے۔ یا کوئی مر گیا ہے۔ تو اس کی قبر دوسرے انسان ہی کھودتے ہیں۔ جنّات نہیں کھود دینگے۔ غرض اکثر حالات میں انسان ہی انسان کے کام آتا ہے۔ خواہ وہ دوست ہوں بیوی بچے ہوں۔ رشتہ دار ہوں ہمسائے ہوں یا گورنمنٹ کے کارندے ہوں۔ اس وجہ سے دنیاوی زندگی اور امن کے لئے اخلاق کا یہ حصہ بھی لازمی اور ضروری ہے۔ مگر چونکہ یہ آپس کے لین دین کا حصہ ہے۔ اس لئے اس محکمہ میں انسان انسان کو اجر دے دیتا ہے۔ خدا کے ہاں اس کا خاص اجر نہیں ملتا یہیں دنیا میں آدمی کا اپنا بھائی ہی اس کا بدلہ اتار دیتا ہے۔

اخلاق قسم ثانی

یہ اعلےٰ اخلاق ہوتے ہیں۔ ان میں طبعی تقاضے صرف عقل کے ماتحت ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ عقل خود دین کے ماتحت بھی ہوتی ہے۔ ایسے اخلاق دین کی بنیاد نہیں۔ بلکہ خود دین ہی ہوتے ہیں۔ ان کے اظہار سے مومن کی یہ نیت ہرگز نہیں ہوتی۔ کہ بنی نوع انسان کے ساتھ میں اس لئے اخلاق فاضلہ برتوں کہ وہ لوگ وقت پر میرے کام آئیں۔ بلکہ وہ اپنے ان اخلاق کو اس لئے استعمال کرتا ہے۔ کہ اس کا خدا اس سے راضی ہو۔ وہ مخلوقات سے کسی اجر کی توقع نہیں رکھتا۔ اور یہی وہ اخلاق ہوتے ہیں۔ جن کا اشارہ اس آیت میں کیا گیا ہے انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً ولا شکورا۔ یعنی اے ہمارے ہم جنس حاجتمندو ہم تم کو محض خدا کی رضا کے لئے فائدہ پہنچاتے ہیں ہمارا ہرگز یہ مقصد نہیں۔ کہ تم ہم کو کسی قسم کا بدلہ دو۔ یا شکر کا ایک کلمہ تک زبان پر لاؤ۔ ان اخلاق کا اجر خدا کی طرف سے انسان کو دنیا اور آخرت دونوں جگہ ملتا ہے۔ انسان ان اخلاق کا اجر نہیں دے سکتا۔ یہ صرف خدا ہی کا کام ہے۔ کہ ان کے عوض وہ جسے کو نیک اجر عطا فرمائے۔ پہلے دونوں قسم کے اخلاق کو اس قسم کے اخلاق سے کوئی مناسبت نہیں۔

اخلاق کی تیسری قسم

یہاں تک ان اخلاق کا ذکر تھا۔ جو انسان انسان کے لئے ظاہر کرتا ہے۔ لیکن ایک تیسری قسم بھی اخلاق کی ہے۔ جو انسان انسان کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات کے لئے ظاہر کرتا ہے۔ قسم دوم کے اخلاق میں گو جزا او اجر مدنظر نہ ہو۔ مگر جن لوگوں سے حسن سلوک کیا جاتا ہے۔ وہ پھر بھی محسن کے مشکور ہوتے ہیں۔ اور اپنی طرف سے بدلہ یا دعا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اس قسم سوم کے اخلاق دکھانے والا مومن کسی دوسرے انسان پر اپنا نیک خلق ظاہر نہیں کرتا۔ نہ کسی مخلوق کا اس کے اور خدا کے درمیان قدم آتا ہے۔ بلکہ یہ اخلاق براہ راست ذات باری کے ساتھ دکھائے جاتے ہیں۔ مثلاً خدائی ابتلاؤں اور آزمائشوں پر صبر۔ الٰہی انعامات پر شکر اور عبادت۔ خدا کے دین کے لئے استقامت اور استقلال۔ اس کے عطا کردہ رزق پر قناعت۔ خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق قربانیاں۔ الٰہی جلال کے اظہار کے لئے غیرت۔ اور خود اللہ تعالیٰ سے محبت اور عشق کا تعلق وغیرہ۔ غرض یہ وہ اخلاق ہیں۔ جو مذہب کا مرکزی نقطہ ہیں۔ اور ان کا اجر خود اللہ تعالیٰ آپ ہے۔ اخلاق کی اس قسم میں طبعی تقاضے عقل کے ماتحت اور عقل دین کے ماتحت اور دین عشق و محبت کے جذبہ کے ماتحت کام کرتے ہیں؁

غیر مسلم کی قیادت اور مسلمان

یہ عجیب بات ہے کہ علماء کا ایک گروہ جہاں مسلمانوں کو آپس میں لڑانے اور برسرپیکار رکھنے کے لئے دن رات کوشاں رہتا ہے۔ وہاں ہندوؤں سے یگانگت پیدا کرنے اور ان کی قیادت قبول کرنے کے نئے نئے حیلے ڈھونڈتا رہتا ہے۔

جمعیۃ علماء کو کناڈا کے خطبہ صدارت میں مولوی مدنی صاحب نے ایک آیت سے جو یہ استدلال کیا۔ کہ خواہ مفاد ملت اور دھوکے کا شبہ ہو۔ تو بھی غیر مسلم قوموں سے صلح و آشتی کرنے میں ہچکچانا نہیں چاہیئے۔ تو اسے اخبار "زمیندار" میں تفسیر بالرائے قرار دے کر یہ شکائت کی گئی۔ کہ غیر مسلم کی قیادت میں مسلم جدوجہد کے بارے میں پانچ سو علماء حق نے عدم جواز کا فتوےٰ دیا تھا۔ مگر مولانا مدنی اس فتوے کے خلاف کر رہے ہیں۔ یعنی ہندو کی قیادت قبول کر لینے پر زور دے رہے۔ اور اس کا قرآن کریم سے استدلال کر رہے ہیں۔ اس کے خلاف "زمزم" (۳۰ اپریل) میں لکھا گیا ہے۔ کہ فتوےٰ دینے والوں میں جن لوگوں کے نام گنائے گئے ہیں۔ وہ سب تحریک خلافت میں مسٹر گاندھی کے زیر قیادت کام کرتے رہے ہیں"

اگر اس تحریک کے وقت ایسا ہوا بھی تو اس سے جواز کا فتوےٰ کس طرح مل گیا۔ پھر جو آیت پیش کی گئی ہے۔ اس میں جنگ کے موقعہ پر صلح کا ذکر ہے۔ یعنی اگر دشمن صلح کی طرف مائل ہو۔ تو اس سے خدا پر توکل کر کے صلح کر لینی چاہیئے۔ اس سے یہ کیونکر ثابت ہو گیا۔ کہ مسلمانوں کو غیر مسلم کی قیادت قبول کر لینی

لیگوس (نائیجیریا) میں سیرت النبیؐ کا شاندار جلسہ

معزز عیسائی مقررین کے خیالات اسلام کے متعلق

مکرم جناب ملک فضل الرحمٰن صاحب حکیم لیگوس نائیجیریا میں ہر سال سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلسہ نہایت شان وشوکت کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ اب انہوں نے یہ جلسہ ۲۶ مارچ کو کیا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔

حکیم صاحب مکرم لکھتے ہیں "یہ پانچواں جلسہ ہے۔ جو اس سلسلہ میں ہم نے یہاں کیا۔ اور سب جلسے ہی خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ ہوتے رہے ہیں۔ مگر یہ سب کو مات کر گیا۔ کیا بلحاظ حاضری سامعین اور اُن کی دلچسپی کے اور کیا بلحاظ لیکچراروں کے صاحب علم اور حیثیت ہونے کے اور کیا بلحاظ اُن کے لیکچروں کے۔ GLOVER MEMORIAL ہال جو اس شہر کا سب سے بڑا ہال ہے سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بیسیوں لوگ کھڑے تھے اور تین گھنٹے جب تک کہ تقریریں ہوتی رہیں ہمہ تن گوش ہو کر نہایت توجہ سے کھڑے تقریریں سنتے رہے۔ ہال میں ایسی خوشی تھی کہ گویا وہاں کوئی بیٹھا ہی نہیں"۔

اس جلسہ کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے مکرم حکیم صاحب نے پانچ سال قبل کے ایک واقعہ سے موجودہ حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

اس جلسہ کی کامیابی کا اندازہ اس ایک واقعہ سے اچھی طرح لگایا جا سکتا ہے۔ اس جگہ پر مسلمانوں کی ایک سوسائٹی ہے بنام ینگ انصار الدین سوسائٹی۔ یہ سوسائٹی مسلمانوں کی تعلیم کے لحاظ سے اچھا کام کر رہی ہے۔ ۱۹۴۰ء میں جب ہم نے پہلی مرتبہ سیرت النبیؐ کا جلسہ کیا تو عورتوں کے متعلق مضمون پر بولنے کے لئے ہم نے ان سے درخواست کی کہ اپنی ایک مسلمان استانی کو تقریر کرنے کی اجازت دیں۔ مگر انہوں نے بڑی حقارت سے اس درخواست کو ٹھکرا دیا اور کفر و اسلام کا مسئلہ چھیڑ دیا کہ جب احمدی لوگ اُنہیں کافر سمجھتے ہیں تو اُن سے اس بارہ میں کیوں تعاون کی درخواست کرتے ہیں۔ میں نے بہتیرا سمجھایا کہ یہاں پر احمدی عقائد کا سوال نہیں بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کا سوال ہے۔ اور تم لوگ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہو مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔ خیر وہ جلسہ تو خدا نے گذار دیا۔ اب کے انہوں نے اس کامیابی کو جو دیکھا۔ تو وہ جو اپنے آپ کو مسلمانوں کے متعلق ہر بات کا واحد اجارہ دار سمجھتے ہیں۔ ان کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے کہا کہ یہ تعریف بھی انہی کو ملنی چاہیئے چنانچہ جلسہ کے آخر پر جب میں نے اعلان کیا کہ تین چار ماہ تک ہم اسی جگہ پر یوم پیشوایان دین" منائینگے تو اس سوسائٹی کا وائس پریذیڈنٹ جو میرے پاس بیٹھا تھا کہنے لگا کہ تم اکیلے ہی نہیں بلکہ ہم بھی تمہارے ساتھ ہونگے۔ میں نے کہا "بسم اللہ" تو آج سے پانچ سال قبل جو لوگ ہمیں اپنا ایک مدرس تقریر کے لئے نہ دے سکتے تھے آج وہ بھی خواہش رکھتے ہیں کہ ایسے جلسوں کے انتظامات کرتے وقت ان کو بھی ساتھ شامل کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں صرف یہی امر اس بات پر کافی روشنی ڈال سکتا ہے کہ کس طرح خدا نے اس جلسہ کو کامیاب کیا۔

اس جلسہ میں جن معززین نے تقریریں کیں۔ ان کے متعلق لکھا ہے۔

بولنے والوں میں ایک یورپین اور ایک افریقن خاتون تھیں۔ ایک یورپین اور ایک افریقن صاحب تھے۔ اور چیئرمین جلسہ ایک افریقن تھے۔

مقرر اول DR. (MISS) ALLICE L. WITTAKER B.Sc. Ph.D تھیں جو Queens College اور اس جگہ کی پرنسپل ہیں۔ آپ صرف گزشتہ سال پرنسپل مقرر ہو کر انگلینڈ سے آئی ہیں۔ ابھی لوگوں سے اچھی طرح واقف بھی نہیں ہیں۔ مگر ایک جلسہ پر میری اُن سے ملاقات ہوئی تھی۔ اور جب میں نے اپنے اس جلسہ پر تقریر کرنے کے لئے کہا تو نہایت مہربانی سے فوراً آمادہ ہو گئیں۔

دوسری خاتون ایک افریقن ہیں۔ MRS. AYO ADESHIGBIN M.A.M.S.C آپ یہاں کی بار کے لیڈر ایک نہایت چوٹی کے وکیل کی صاحبزادی ہیں۔ امریکہ میں تعلیم پائی ہے۔ اول یہ ایک نہایت گہرے رنگ میں رنگین بلکہ متعصب عیسائی گھرانہ سے آئی ہیں۔ دوسرے زنانہ چرچ مشنری سکول میں معلمہ ہیں۔ ایسے حالات میں ان کا اسلام پر لیکچر دینا ایک بہت بڑی بات ہے۔ مگر آپ نے اپنے لیکچر کے دوران میں کہا کہ "اس ملک میں اسلام اپنی خوبیوں کی وجہ سے عیسائیت کے لئے ایک چیلنج ہے"۔

تیسرے مقرر MR. S.L. AKINTOLA تھے جو اس جگہ کے ایک روزانہ اخبار Daily Service کے ایڈیٹر انچیف ہیں۔ اور یہ ایک مسیحی چرچ میں "واعظ" ہیں انہوں نے بھی اپنے لیکچر میں کہا کہ ایک وقت آتا ہے۔ جب اس تمام ملک کو مسلمان ہونا پڑیگا۔

چوتھے مقرر تھے MR. C.R. NIVEN M.A. M.C۔ آپ اس جگہ Information Officer ہیں عام عہدہ آپ کا ریذیڈنٹ کا ہے۔ آپ نے "دنیا کے علم وادب پر اسلام کے احسانات" پر تقریر کی۔

چیئرمین MR. HERBERT MACAULAY تھے جو سول انجینئر اور F.R.G.S ہیں۔ آپ اس ملک کے نہایت مشہور پولیٹیکل لیڈر ہیں۔ بلکہ اپنے آپ کو "نائیجیرین گاندھی" کہتے ہیں۔ شروع شروع میں جب احمدیت کی اس ملک میں مخالفت کی گئی تو آپ اُن لوگوں کے سربراہ تھے۔ مگر آج آپ نے کہا "میری تمنا ہے۔ کہ الحاج حکیم ایسا جلسہ جس میں سب مذاہب کے لوگ مل کر بیٹھیں سال میں تین مرتبہ بلایا کریں"۔ "الحاج حکیم ایسے لیڈر ہیں کہ تم لوگوں کو چاہیئے کہ اُن کی اچھی طرح اتباع کرو۔ انہوں نے ملک کو بہت بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔ ان کو یہاں سے جانے نہ دو"۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مقررین کے تقریروں کے خلاصے دوسری ڈاک میں بھیجونگا۔ انشاء اللہ۔

تبلیغ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ضروری ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ "آج یورپ میں ایسی جنگ ہو رہی ہے۔ کہ ہر ایک سلطنت جس قدر زیادہ سپاہی مہیا کر سکتی ہے کر رہی ہے۔ عورتوں لڑکے اور لڑکیوں تک کو لڑائی میں مدد دینے کے قواعد سکھائے گئے ہیں کیونکہ یہ ایسی خطرناک جنگ ہے کہ تھوڑے سپاہیوں سے کام نہیں چل سکتا۔ مگر اسلام کو جو جنگ درپیش ہے وہ اس یورپین جنگ سے بہت بڑھ کر ہے اکیلے اسلام کو کل دنیا سے مقابلہ ہے اور دشمن ایسا قوی ہے کہ اسلام کے ایک ایک سپاہی کے مقابلے میں ہزاروں سپاہی لا سکتا ہے۔ جو مسلمان ہیں وہ خود اسلام سے بیزار ہیں۔ اور صرف نام کے مسلمان ہیں۔ ورنہ اسلام سے وہ ایسے ہی دور ہیں جیسے کہ غیر مذاہب کے لوگ۔ پس اس جنگ میں چند آدمی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ہر ایک مرد۔ بچہ اور عورت کو اس میں حصہ لینے کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیئے، اگر کسی مکان کو آگ لگ جائے تو اس وقت یہ نہیں کہا جاتا کہ سقہ کو بلاؤ تاکہ وہ پانی لا کر آگ بجھائے کیونکہ وہ پانی مہیا کرنے پر مقرر ہے۔ اور اس کام کی تنخواہ لیتا ہے۔ اگر وہ آج کام نہیں آتا تو اسے نوکر کس لئے رکھا ہوا ہے بلکہ ہر ایک شخص دوڑتا اور بھاگتا ہوا جاتا ہے۔ تاکہ آگ پر پانی ڈالے اور اس کو بجھائے اور عورتیں اور بچے بھی اس کام میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔ اسی طرح اس وقت اسلام کے گھر کو دشمن نے آگ لگائی ہوئی ہے۔ اور احمق ہے۔ وہ شخص جو اس انتظار میں بیٹھے کہ سقے اس آگ کو بجھائیں۔ اس (عظیم الشان) آگ کو جو اسلام کے مکان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے ایک دو آدمی نہیں بجھا سکتے بلکہ ہر ایک شخص کا جو اپنے دل میں ایک ذرہ بھر بھی ایمان رکھتا ہے کام ہے کہ وہ اس آگ کے بجھانے میں لگ جائے۔ اور تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔ جوان ہو یا بوڑھا بچہ ہو یا نوجوان لڑکی ہو یا لڑکا کہ وہ اس آگ کے بجھانے کے لئے اٹھ کھڑا ہو اگر کوئی ایسے وقت میں بھی غفلت کرتا ہے۔ تو وہ اسلام میں نہیں ہے"۔

حضور کے یہ الفاظ ہر احمدی خواہ وہ نوجوان ہو یا بوڑھا عورت ہو یا مرد اس بات کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں کہ وہ اپنے دائرہ میں تبلیغ احمدیت کے متعلق ایک شور مچا دے پس حضور کے ان الفاظ کے پیش نظر ہر احمدی خواہ مجلس انصار اللہ سے

حضرت مسیح کی دوبارہ آمد اور مسیحی صاحبان

مسیحی صاحبان حضرت مسیح کی آمد ثانی کا بالکل اسی طرح انتظار کر رہے ہیں۔ جس طرح ہندو صاحبان حضرت کرشن جی مہاراج کی آمد ثانی کا۔ حالانکہ آنے والا مسیح موعود صدہا چمکتے ہوئے نشانوں اور دلائل قاطعہ کے ساتھ آچکا۔ مبارک ہیں وہ جو انتظار کو چھوڑ کر اقرار کر کے اور ایمان لا کر اپنی عاقبت سنوارتے ہیں۔ مسیحی رسالہ الشمس بابت ماہ اپریل ۱۹۴۵ء میں لکھا ہے۔ " اس دن سے جبکہ آدم اور حوا کو باغ عدن سے نافرمانی کے سبب نکالا گیا۔ اس کی نسل کو یہ خواہش رہی ہے۔ کہ نجات دہندہ آئے۔ اور شیطان اور اس کے تمام کاموں کو تباہ و برباد کر کے ان کی کھوئی ہوئی عزت واپس دلائے۔ اور ان کو موت کے بندھنوں سے آزاد کرے۔ جب خداوند مسیح اپنے شاگردوں سے جدا ہونے کو تھے۔ تو ان کو اداس دیکھ کر بولے۔ تمہارا دل نہ گھبرائے۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ میں جاتا ہوں۔ کہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ اور اگر جاؤں گا۔ تو پھر آؤنگا۔ تاکہ تم کو ساتھ لے جاؤں تاکہ جہاں میں ہوں۔ وہاں تم بھی ہو۔" (یوحنا $\frac{14}{1-3}$)

ابن آدم بڑی شان کے ساتھ نورانی فرشتوں کے ہمراہ بادلوں پر آتا دکھائی دیگا۔ یہ خداوند مسیح کے وہ الفاظ تھے۔ جن میں انہوں نے دنیا کے لوگوں کو اپنے دوبارہ آنے کا یقین دلایا ہے۔ اس وعدے کو فرشتوں نے پھر دوہرایا۔ جب مسیح آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ (فوت ہو چکے ہیں۔ ناقل) تو فرشتوں نے کہا۔ جس طرح مسیح بادلوں پر اٹھائے گئے۔ اسی طرح واپس بھی آئیں گے۔

جب پولوس رسول نے روح القدس پایا۔ تو کہا۔ کہ مسیح دوبارہ آئے گا۔ یہ پیشگوئیاں اس طرح ہم کو نہ صرف یہی بتاتی ہیں۔ کہ مسیح کس طرح آئے گا۔ بلکہ یہ بھی کہ مسیح کب آئیگا۔ جب شاگردوں نے پوچھا۔ کہ تو کب آئیگا۔ تو مسیح نے فرمایا۔ کہ میرے آنے کے یہ نشانات ہونگے۔ کہ سورج تاریک ہو جائیگا۔ چاند اپنی روشنی نہ دیگا۔ ستارے آسمان سے گریں گے۔ اور بادشاہی بادشاہی پر چڑھائی کرے گی۔ اور تمام قوتیں جو آسمان میں ہیں۔ ہلا دی جائینگی۔ (مرقس $\frac{13}{24-26}$) اس وقت لوگ ابن آدم کو بڑے جلال کے ساتھ نورانی فرشتوں کے ہمراہ بادلوں پر آتا دیکھیں گے۔ مکاشفہ $\frac{6}{12}$ میں نشانات کا ذکر یوں ہے۔ کہ ایک بہت بڑا بھونچال آیا۔ اور سورج کمبل کی مانند کالا اور چاند خون کی مانند سرخ ہو گیا۔ انیسویں صدی کے آغاز میں یہ سب نشان ظہور میں آنے لگے۔ .... ۱۳ نومبر ۱۸۳۳ء کی رات کو یکا یک ستارہ ٹوٹتا نظر پڑا۔ پھر دو اور پھر آہستہ آہستہ بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ تمام رات اس قدر ستارے گرے۔ کہ لوگ حیران رہ گئے۔ یہ نشان خدا کی آمد کا آخری نشان تھا۔ اب سب نشانات پورے ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد جو بات ظاہر ہوگی۔ وہ خداوند مسیح کی دوبارہ آمد ہوگی۔ (یہ وقت حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمدؑ کی پیدائش کا وقت تھا۔ ناقل)

خداوند مسیح نے یہ بھی فرمایا۔ کہ میرے آنے پر دنیا کی وہی حالت ہوگی۔ جو نوحؑ کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ لوگ دنیاوی عیش پرستی میں اسقدر محو ہونگے۔ کہ برائی بھلائی سب بھول جائینگے۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ " ہوشیار اور خبردار رہو اور دعا مانگتے رہو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔" ایسا نہ ہو۔ کہ تمہاری بےخبری میں وہ دن آ پہنچے۔ اور تم ہلاک ہو جاؤ۔ اپنے دلوں کو صاف کرو۔ تاکہ آخرت کے غضب سے بچے رہو۔ اب اگر سوچا جائے۔ کہ مسیح کی آمد کب ہوگی۔ تو اس کا جواب متی رسول $\frac{24}{34}$ میں ہے۔ کہ " یہ نسل ختم نہ ہوگی۔ جب تک یہ باتیں پوری نہ ہو لیں۔" یعنی دوسرے الفاظ میں آسمان کی بادشاہی اور مسیح کی آمد.... ہمارے زمانہ میں ہوگی۔ چونکہ مسیح کے آنے پر شیطان کی طاقت کا خاتمہ ہو جاویگا۔ اس لئے شیطان نے لوگوں کو اس طرح بہکایا ہے۔ کہ بعضوں کو کہتا ہے۔ کہ مسیح کی آمد ایک راز ہوگی۔ بہت کم لوگوں کو پتہ لگے گا۔ بعضوں کو کہتا ہے۔ کہ مسیح آچکا۔ اور جلدی ہی اپنے آپ کو ظاہر کریگا۔ اور ایک ہزار برس تک حکومت کرے گا۔ تاکہ ان لوگوں کو جنہوں نے اس کو ابھی تک قبول نہیں کیا۔ ایک اور موقع دے کہ اسے قبول کریں۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ وہ خود مسیح کی صورت اختیار کر کے اپنے آپ کو لوگوں پر ظاہر کرے گا۔ (۲ کر $\frac{11}{14}$) مسیح کی ہی طرح حلیمی سے گفتگو کرے گا۔ اور اسی کی طرح بڑے بڑے معجزے دکھائیگا جس سے اس پر خداوند مسیح ہونے کا گمان ہو۔ تب کئی برگزیدہ لوگ دھوکا کھا جائینگے۔ یہ شیطان کا آخری اور سب سے زبردست حملہ ہوگا۔ وہ جو خدا کے لوگوں کو بہکانے کے لئے کریگا۔ مگر اے خدا کے برگزیدہ لوگو! تم کبھی اس کا یقین نہ کرنا کیونکہ بائیبل میں صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ مسیح کی آمد کس طریق پر ہوگی۔ (یہ واضح ہے۔ کہ تاحال وہ دنیا میں نہیں آیا۔) ... جب آئیگا۔ تو لفظی معنوں میں بادلوں پر بڑی شان و شوکت سے نورانی فرشتوں کے ہمراہ آئیگا اور تمام دنیا اسے دیکھیگی

جب سب علامات اور نشانات حضرت مسیح کی آمد ثانی کے پورے ہو چکے ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ وہ بھی آئے۔ مگر جس رنگ میں اس کی آمد کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ وہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ حضرت مسیح ناصری نہ آسمان پر گئے۔ اور نہ واپس آسکتے ہیں۔ وہ فوت ہو کر کشمیر کے محلہ خانیار میں مدفون ہیں۔ ہاں ان کا مثیل آنے کی پیشگوئیاں ہیں۔ اور وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں آ چکے ہیں۔ خاکسار محمدؐ ابراہیم۔

صیغہ نشر و اشاعت اور احمدی احباب

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ماتحت صیغہ نشر و اشاعت کئی برس سے مختلف قسم کا لٹریچر چھپوا کر شائع کر رہا ہے۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے خاص رستے کھل رہے ہیں۔ لیکن ضرورت ہے۔ کہ احباب کرام کمال حوصلگی سے نشر و اشاعت کی چندے سے مدد کریں۔ کیونکہ یہ صیغہ مشروط با آمد ہے۔ ہم زیادہ چندہ نہیں مانگ رہے۔ ہر احمدی بچہ۔ بوڑھا مرد۔ عورت صرف ایک پیسہ ماہوار باقاعدگی سے ادا کریں۔ تو $\frac{1}{12}$ ہزار روپیہ کی آمد پوری ہو سکتی ہے۔ ہماری جماعت میں کئی ایسے صاحب وسعت احباب موجود ہیں۔ جن کے لئے $\frac{10}{12}$ ہزار کی رقم بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔ تا لٹریچر جو مبلغین کا قائم مقام ہے۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جا سکے۔ سکھ ایسوسی ایشنوں نے جن کا مقصد صرف پنجاب تک محدود ہے۔ ان کا نشر و اشاعت کا بجٹ ایک لاکھ ہے۔ ہمارا مقصد تو تمام دنیا تک پیغام پہنچانا ہے۔ اور قرآن کی دول کو قائم کرنا ہے۔ ہمارا بجٹ تو دس ہزار نہیں بلکہ دس لاکھ سے بھی بڑھ جانا چاہیئے۔ پس فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ کہ نہ صرف عام لٹریچر بلکہ حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب جو علم نور روحانیت کا خزینہ ہیں۔ لوگوں میں مفت اور کثرت سے پھیلا دیا جاوے۔ اگر کوئی صاحب کتب یا ٹریکٹ چھپوانے کی مقدرت و آسانی رکھتے ہوں۔ تو مسودہ ہم سے لیکر ہمیں چھپوا کر دے سکتے ہیں۔ اور اسی طرح سلسلہ کی مدد کر سکتے ہیں۔ نوٹ:۔ یہ چندہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام برائے جمع چندہ نشر و اشاعت آنا چاہیئے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

مبلغین سلسلہ کے لئے ضروری اعلان

تمام مبلغین و دیہاتی مبلغین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دیہاتی مبلغین کلاس جلد از جلد نظارت ہذا کے زیر انتظام شروع ہونے والی ہے۔ حضور کا ارشاد ہے۔ کہ کم از کم ۵۰ دیہاتی نوجوان جن کی تعلیم مڈل تک ہو۔ ہر سال کلاس میں شامل کئے جاویں۔ ان کو ڈیڑھ سال تک دینی تعلیم دے کر مبلغ بنایا جاویگا۔ اور مختلف دیہات میں تعینات کیا جاویگا۔ گذارہ حسب قواعد دیا جائیگا۔ پس ہر مبلغ کا فرض ہے۔ کہ جہاں جہاں دورہ پر جائے۔ وقف زندگی کی تحریک دیہاتی نوجوانوں میں کرے۔ اور جلد از جلد کم از کم ایک نوجوان مناسب صحت و تعلیم کا مرکز میں بھجوائے۔ تا ماہ رواں میں ہی یہ کلاس شروع کی جا سکے۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ضروری اعلان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے فقہ و فتاوی احمدیہ کتاب کا امتحان انشاء اللہ ۲۸ جون بروز جمعرات منعقد ہوگا عزیزہ رضیہ سکرٹری تعلیم

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام اندرون ہند کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

حیدرآباد - سکندرآباد

مولوی عبدالمالک خاں صاحب مبلغ اپنی تبلیغی رپورٹ ۹ لغایت ۸ اراپریل میں لکھتے ہیں حیدرآباد کے مختلف محلہ جات اور سکندرآباد میں بذریعہ ملاقات انفرادی طور پر تبلیغ کی تین دن ایک مجلس میں مناظرانہ گفتگو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ہوتی رہی - ایک زیر تبلیغ صاحب نے اپنے ایک عالم سے مولوی عبداللہ صاحب بی ایس سی احمدی کے مکان پر مسئلہ حیات مسیح کے بارہ میں گفتگو کرائی - جو بفضلہ تعالیٰ بہت با اثر رہی - اس ہفتہ خاکسار نے جوبلی ہال میں غیر مبایعین کے بعض سوالات کے جوابات دیئے - نیز ایک مولوی صاحب جو تصوف کے دلدادہ تھے بعض مسائل احمدیت و تصوف کے بارہ میں گفتگو کی - اس مجلس میں احمدی و غیر احمدی حضرات شامل تھے -

حلقہ بہار

مولوی ابوالبشارت عبدالغفور صاحب ۱۵ سے ۲۲ اپریل تک کی رپورٹ لکھتے ہیں - اس عرصہ میں تین مقامات بھکن پور - پرنی اور بھاگلپور کا دورہ کیا - دو اصحاب بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے - برہ پور میں بعض شریروں نے مجھ پر پتھر پھینکے - اور مجھ پر حملہ کرنے کا بھی ارادہ کیا - مگر خدا تعالیٰ نے محفوظ رکھا - وہاں سے بھکن پور گیا - اور بعض مولویوں سے بات چیت کی - لیکن مولوی صاحبان بدکلامی اور استہزا کرنے لگے - میں نے ان کو سنجیدگی سے بات کرنے کی طرف توجہ دلائی - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل پیش کئے - مگر وہ یہ کہتے رہے کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہو - اس پر دوسرے لوگوں نے جو وہاں جمع تھے کہا کہ ہم صبح سے ان کی باتیں سن رہے ہیں - ہم نے کوئی ایک بات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرنے والی نہیں سنی - بلکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت تعریف کرتے رہے ہیں - مگر ان مولویوں پر کچھ اثر نہ ہوا - آخر صاحب خانہ نے جو ایک شریف اور سنجیدہ آدمی ہیں مجھے اپنے مکان سے لیکر باہر نکال دیا تم یہاں فساد کرنا چاہتے ہو - اس کے بعد پرنی کے اصحاب کے ساتھ موضع لوچینی گیا - وہاں ایک شادی تھی - وہاں تبلیغ کی گئی - کالج کے طلباء کو بھی تبلیغ کی گئی -

اور ان کے بیان کردہ سوالات کے جواب دیئے گئے - خطبہ نکاح پڑھایا - جس میں تربیت اولاد اور اولاد کی غرض کو واضح کیا دوران خطبہ میں بعض غیر احمدی کچھ شرارت کرنا چاہتے تھے مگر ان کو روک دیا گیا - جب وہاں سے واپس آیا تو گاؤں کے بعض لوگوں نے لڑکوں کو شرارت کے لئے بھیجا - جو مکان سے سڑک تک پتھر لیکر کھڑے ہو گئے - اور مجھ پر پتھر پھینکنے شروع کر دیئے - میں نے ان کو روکنا چاہا - مگر باز نہ آئے اس پر میں نے جیب سے ربڑ کی غلیل نکال لی - اور وہ بھاگ گئے - سڑک پر پہنچکر دیکھا - تو وہاں ایک دوسری پارٹی کھڑی تھی - جو بڑے لڑکوں کی تھی - وہ غلیل سے نہ ڈرے - ہم ٹمٹم پر سوار ہو گئے - تو بھی ہمارے پیچھے بھاگتے آئے اور پتھر پھینکتے رہے -

صوبہ سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ متعینہ صوبہ سندھ اپنی ہفتہ وار رپورٹ ۱۶ تا ۲۲ اپریل میں لکھتے ہیں - اس ہفتہ میں تین مقامات سکھر - باڈہ - اور دادو میں دورہ کر کے ۱۴۱ اشخاص کو تبلیغ کی - ایک لیکچر دیا - جس میں مردوں اور عورتوں کی کافی حاضری تھی - ایک خطبہ جمعہ پڑھا - ایک شخص نے بیعت کی -

حلقہ کشمیر

مولوی عبدالواحد صاحب ۱۲ سے ۲۴ اپریل تک کی رپورٹ میں لکھتے ہیں - پانچ مقامات رشی نگر - آسنور - سرینگر - سوپور - بندوارہ کا دورہ کیا - دوران سفر میں ایک احراری ملاں سے مسئلہ وفات مسیح پر مکالمہ ہوا جس کا اچھا اثر ہوا - دو خطبات جمعہ دیئے - دو تقریریں کیں - درس دیا - ۵ کس کو ملاقات کر کے تبلیغ کی - تحریک وقف ایام کی ۳۲ احباب سے تعمیل کرائی - جنہوں نے ۳۰۰ ایام وقف کئے - مجالس خدام و اطفال کے ہفتہ واری اجلاس میں صدارت کی اور تقریریں کیں -

اجنالہ ضلع امرتسر

مہدی شاہ صاحب دیہاتی مبلغ متعینہ اجنالہ ۱۷ اپریل سے ۲۳ اپریل تک کی رپورٹ میں لکھتے ہیں - اس عرصہ میں چھ مقامات کا دورہ کر کے ۹۳ اشخاص کو انفرادی طور پر تبلیغ کی - درس بھی دیتا رہا - احمدی دوستوں میں وصیت کرنے کی تحریک کی - موضع گھوگانگل میں جاکر تبلیغ کی - ایک غیر احمدی مولوی سے گفتگو ہوئی بعض لوگ دل سے احمدیت کا اقرار کر چکے ہیں مگر لوگوں کی شرارتوں سے ڈرتے ہیں - وقف ایام کی تحریک کی - ایک فرد نے بیعت کی -

بھینی میلواں

حکیم احمد دین صاحب کی ۱۶ سے ۲۲ اپریل تک کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ انہوں نے اس عرصہ میں ۹ مقامات کا دورہ کر کے تبلیغ کی تین اشخاص کو تبلیغی نوٹ برائے تبلیغ لکھائے وقف ایام تبلیغ کے لئے تلقین کی - جس پر کافی کامیابی ہوئی -

تیجہ کلاں ضلع گورداسپور

قریشی نور احمد صاحب سکرٹری تبلیغ اپنی رپورٹ ۱۳ تا ۲۳ اپریل میں لکھتے ہیں :- ۱۳ اپریل کو میلہ بیساکھی کے موقع پر ٹریکٹ بزبان گورمکھی تقسیم کئے گئے - تعلیم یافتہ سکھ دوستوں نے اس پر اظہار مسرت کیا - بعض غیر احمدیوں کو تبلیغ کی گئی عقیدہ حیات و وفات مسیح پر ایک عیسائی پادری سے گفتگو ہوئی - پیش کردہ دلائل کے جواب سے قاصر آ کر اس نے کہا کہ معاف کیجیئے آپ سے ہماری کوئی بات چیت نہیں - دوسرے مسلمانوں سے ہے - اس کا اثر حاضرین پر نمایاں ہوا

چارکوٹ ریاست جموں

الف دین صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ چارکوٹ تحصیل راجوری سے لکھتے ہیں - مولوی محمد حسین صاحب مبلغ یہاں آئے ہوئے ہیں - انہوں نے جماعتوں کی تربیت کے علاوہ بہت سے تبلیغی جلسے بھی کئے موضع ساج میں جلسہ کیا گیا - اس گاؤں میں احمدی کوئی نہیں - دو دن کے لئے کرایہ پر جگہ حاصل کر کے جلسہ کیا گیا - لحضہ احمدی جماعتیں کافی تعداد میں یہاں پہنچ گئیں - اور اس گاؤں کے سنٹر میں جلسہ ہوتا رہا - غیر احمدیوں کی تعداد کافی موجود تھی سارے گرد میں بھی کافی ہیجان پیدا ہو گیا -

موضع رہتال میں بھی جلسہ کیا گیا - یہ جلسہ بھی بہت کامیاب رہا - تیسرا جلسہ موضع موریاں میں ہوا - اس میں غیر احمدیوں نے سوال و جواب بھی کئے - چوتھا جلسہ دارالتبلیغ میں کیا گیا جس میں احمدی اور غیر احمدی کافی تعداد میں شامل ہوئے - پانچواں جلسہ حسن محمد صاحب احمدی کے مکان پر چارکوٹ میں عورتوں کے لئے کیا گیا مورخہ ۱۸ اپریل کو کھمبیر گلی میں تبلیغی جلسہ کیا گیا جس میں مختلف احباب نے تقریریں کیں - ان جلسوں کا اس علاقہ میں اتنا اثر ہے کہ متعصب غیر احمدی بہت شور مچا رہے ہیں تا احمدیت کا اثر زائل ہو جائے - موضع ساج کے غیر احمدیوں نے تاریں وغیرہ بھی دی ہیں جن کے نتیجہ میں بہت سے غیر احمدی مولوی راجوری پہنچ گئے ہیں -

فوجی دوستوں اور ان کے والدین کیلئے ضروری اعلان

جو دوست فوج میں بھرتی ہوئے ہوں - اگر وہ ایک جگہ متعین ہیں - جہاں کہ جماعت قائم ہو چکی ہے تو وہ اپنا چندہ جماعت مقامی کے ذریعہ بھجوائیں - ورنہ مرکز سے اطلاع دیکر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کر لیں - اگر براہ راست بھیجنے میں کوئی روک ہو - تو اپنے والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنے کا مناسب انتظام فرمائیں نیز جماعت کے عہدیداران کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہیئے کہ ان کی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں - وہ ان کے والدین کے ذریعہ ماہوار چندہ وصول کریں - اور جس جس جماعت سے کوئی دوست فوج میں بھرتی ہو کر گئے ہوں - وہاں کے جماعت کے سکرٹری صاحب مال فوری طور پر ایسے دوستوں کی فہرست معہ مکمل پتوں کے ارسال فرمائیں - اور وضاحت سے تحریر فرمائیں کہ ان میں سے کون کون سے دوستوں کی طرف سے چندہ مل رہا ہے تا جن دوستوں سے چندہ وصول نہ ہو رہا ہو - ان سے براہ راست وصول کرنے کے بارہ میں مناسب کارروائی عمل میں لائی جا سکے -

ناظر بیت المال

سائیکل کی ضرورت

احمدی احباب کی خدمت میں تحریک کی جاتی ہے کہ قریشی محمد حنیف صاحب قمر آنریری مبلغ کے لئے ایک سائیکل کی ضرورت ہے - اب وہ پنجاب میں اسی طریق تبلیغی دورہ کرنا چاہتے ہیں جس طریق سے اڑیسہ و بنگال میں ۵۲۳۸ میل سفر صرف سائیکل پر انہوں نے کر کے ہزارہا شہروں دیہات میں پیغام احمدیت پہنچایا ہے - اس تبلیغی سفر میں وہ اپنا گزارہ خود پیدا کریں گے - جس دوست کے پاس زائد سائیکل موجود ہو یا خرید کر دے سکتے ہوں - ان کے لئے ثواب عظیم حاصل کرنے کا یہ نادر موقع ہے

پیتل کے برتن
قیمتوں میں مزید تخفیف

۱۰ فروری ۱۹۴۵ء سے پیتل کے برتنوں کی انتہائی قیمتوں میں پھر تخفیف کی گئی ہے۔ جہاں تک پیتل کے ان برتنوں کا تعلق ہے جو کافی بڑی تعداد میں حکومت کی نگرانی تیار ہو رہے ہیں اور تقریباً تمام شہروں میں منظور شدہ بیوپاریوں کے ذریعے فروخت ہوتے ہیں، ان میں سے ہر ایک برتن پر نئی قیمت کی مہر لگی ہوتی ہے۔ اسے ضرور دیکھ لیجئے۔ نئی قیمتیں ایک روپیہ ۱۰ آنے فی پونڈ سے لے کر ۲ روپے فی پونڈ تک ہیں۔ مرادآبادی برتنوں کی انتہائی قیمت، جن پر دونوں طرف مرادآبادی قلعی ہو، ۲ روپے ۱۲ آنے فی پونڈ ہے۔ پیتل کے دوسرے برتنوں کی قیمت ۲ روپے ۶ آنے فی پونڈ سے اوپر نہیں ہو سکتی۔ اس سے زیادہ مت دیجئے۔ منظور شدہ بیوپاریوں کی فہرست "براس یوٹینسلز (کنٹرول) آرڈر ۱۹۴۴ء" میں موجود ہے۔ یہ کنٹرول آرڈر مینیجر آف پبلیکیشنز سول لائنز، دہلی سے قیمتاً منگایا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی منظور شدہ دوکاندار برتن پر لکھی ہوئی قیمت سے زیادہ وصول کرنا چاہے تو براہ راست اپنے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا کنٹرولر جنرل آف سول سپلائیز بمبئی سے اس کی شکایت کیجئے۔

ایلومینیم کے برتن
قیمتوں پر کنٹرول

۱۵ مارچ ۱۹۴۵ء سے "ایلومینیم یوٹینسلز (کنٹرول) آرڈر ۱۹۴۵ء" کے تحت ایلومینیم کے تمام برتنوں کی قیمت پر کنٹرول ہو گیا ہے۔ مقررہ انتہائی قیمتیں، برتنوں کی قسم کے لحاظ سے ۲ روپے ۱۴ آنے سے لے کر ۳ روپے ۸ آنے فی پونڈ تک ہیں۔ اوسط شرح جو کنٹرول سے پہلے ۵ روپے ۴ آنے فی پونڈ تھی، کنٹرول کے بعد صرف ۳ روپے فی پونڈ یا پانچ پیسے فی تولہ رہ گئی ہے۔

سرکاری نگرانی میں بنے ہوئے ایلومینیم کے برتن، بڑی تعداد میں جلد از جلد ہر جگہ موجود بیوپاریوں کو فروخت کے لئے مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے حکومت ۰۰۰... ٹن سالانہ کے حساب سے ایلومینیم مہیا کر رہی ہے۔ ان برتنوں پر کنٹرول کی قیمت لکھی ہے۔

حالات سے باخبر رہیئے

اپنے حقوق طلب کیجئے

حکومت کی مقرر کردہ قیمتوں سے زیادہ مت دیجئے

حکومت ہند محکمہ سول سپلائیز کی طرف سے شائع ہوا

AAR 190

وصیت — وصیتیں منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۸۳۴۵ منکہ فضل احمد ولد بڈھا صاحب قوم جٹ بھڈیار پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت خلافت اولیٰ ساکن بھڈیار ڈاکخانہ ہلوال تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۳-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اراضی زرعی پونے سات بیگھے بارانی قیمتی اندازاً دو سو روپیہ فی بیگہ نقد -/۸۰۰ مکان میں میرا تیسرا حصہ قیمتی -/۱۰۰ روپیہ اور ماہوار آمدنی -/۲۹ روپے ہے۔ میں اپنی جائیداد اور آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ * اور مدد گار ادائیگی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد فضل احمد گورنمنٹ انگریزی — 19.9.1943 + H.D.E. 5.25 — گواہ شد سید ولی اللہ ولد سید محمد لطیف صاحب قادیان — گواہ شد مرزا ... ۔

از حد فائدہ رہا اور نہ بھیجئے

جناب سید علی اصغر شاہ صاحب کوٹ میرے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اور میرے دوست دیر سے آپ کا موتی سرمہ استعمال کرتے ہیں۔ جس سے سب کو از حد فائدہ پہنچا ہے۔ لہٰذا بدیں خط ہذا ایک تولہ اور بذریعہ وی پی ارسال فرمائیے۔" سب کو اعتراف ہے کہ ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، شبکوری، سرخی، ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ **موتی سرمہ** جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں **موتی سرمہ** کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے (مینیجر)

حب جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بہت مفید ہیں۔ ہسٹریا اور مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہے۔

قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ایک نہایت باموقعہ مکان مسجد مبارک کے بالکل قریب

مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور مرکزی دفاتر سے بالکل قریب۔ اس راستہ پر جو ہمارے نانا جان (ناناخانہ) سے جانب سڑک بٹالہ جاتا ہے۔ ایک مکان قابل فروخت ہے۔ یہ مکان پختہ دو منزلہ ہے۔ اور نہایت مضبوط بنا ہوا ہے۔ اور ارد گرد کے خام مکانات کے خریدنے سے مزید وسعت کا امکان ہے اور مسجد مبارک یہاں سے ایک دو منٹ کے فاصلہ پر ہے۔ اگر کوئی دوست چاہیں تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی معرفت تسلی کر سکتے ہیں۔

ملک محمد عبداللہ مہتمم فروخت اراضیات حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

اس میں مختلف مضامین کے متعلق سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار سو ارشادات جمع کئے گئے ہیں۔ مختلف غیر مسلم و غیر احمدی اقوام پر حقیقی اسلام کی حجت پوری کی گئی ہے۔ ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں کا ایک اہم فرض۔ یہ چار سو صفحہ کی تبلیغی کتاب خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے تیار ہوئی ہے۔ انگریزی داں یہ کتاب شوق سے خریدتے ہیں۔ قیمت صرف دو روپے مجلد ۸/۲ معہ محصول ڈاک

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن یکم مئی۔ مارشل سٹالن کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ جرمن فوجوں کی حالت اس وقت بہت خراب ہو رہی ہے۔ یوم مزدوران کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے مارشل موصوف نے ان کامیابیوں کا بھی ذکر کیا۔ جو گذشتہ تین چار ماہ میں روسی فوجوں کو حاصل ہوئی ہیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ اس عرصہ میں دس لاکھ جرمن مارے گئے۔ اور آٹھ لاکھ قید کر لئے گئے ہیں۔ اٹلی میں جرمنوں کی قوت ٹوٹ چکی ہے۔ اور وہاں اب وہ بہت کم مقابلہ کر رہے ہیں۔

لنڈن یکم مئی۔ اس وقت برلین کے بیچ میں جرمن رائیستاغ پر روسی جھنڈا لہرا رہا ہے۔ دو روسی فوجیں میکلن برگ کے علاقہ میں بڑھتی جا رہی ہیں۔ دوسری برطانوی فوج کے دستے ہمبرگ کے جنوب میں دریائے ایلب کو پار کرنے کے بعد میگڈابرگ اور ڈلیساؤ کے درمیان روسیوں سے جا ملے ہیں۔ اور اس طرح گویا برلین سے ۵۰ میل دور جرمن لائن میں دراڑ پیدا کی جا چکی ہے۔ میونک پر اب پوری طرح قبضہ کیا جا چکا ہے۔ اور ساتویں فوج آنسبرگ سے صرف تیرہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ساتویں فوج کے بائیں بازو پر تیسری امریکن فوج ۲۶ میل آگے بڑھ چکی ہے۔ چیکوسلواکیہ میں بھی روسی پیشقدمی جاری ہے۔ روسیوں نے مراسکو اوسٹراوا کا مقام چھین لیا ہے۔ جو ایک اہم جگہ ہے۔

روم یکم مئی۔ اٹلی میں اب ہٹلر کا مورچہ بری طرح ٹوٹ رہا ہے۔ اتحادی فوجیں ہر طرف بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور اب ٹورن پر قبضہ کر چکی ہیں۔ اطالوی قوم پرست کئی روز ہوئے اس شہر کو آزاد کرا چکے ہیں۔ پانچویں فوج کے کچھ دستے جھیل گگارڈے کے دوسرے کنارے پر جا اترے ہیں۔ اور اس طرح مارشل ٹیٹو کی فوجوں اور پانچویں فوج کے درمیان صرف پچاس میل کا فاصلہ رہ گیا ہے۔

لنڈن یکم مئی۔ یہ افواہیں بڑے زور کے ساتھ پھیل رہی ہیں۔ کہ ہملر امریکہ برطانیہ اور روس کو غیر مشروط ہتھیار ڈال دینے کی پیشکش دوبارہ کر رہا ہے۔ سٹاک ہالم کے روسی سفارت خانہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس پیشکش کا یہاں انتظار کیا جا رہا ہے۔

واشنگٹن یکم مئی امریکن فوج نے اوکے ناوا کے مغربی کنارے کے ہوائی اڈا پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور منڈاناؤ میں امریکن فوج ڈواؤ کی بندرگاہ سے اب صرف ۱۷ میل پر ہے۔

دہلی یکم مئی۔ حکومت ہند کے ڈولپمنٹ ممبر سر آردیشر دلال انگلستان جا رہے ہیں۔ تا ہندوستان کی صنعتی ترقی کے بارہ میں بات چیت کر سکیں۔ اس بات چیت میں امید ہے۔ سر جرمی رئیزمن بھی حصہ لینگے۔

روم یکم مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسولینی کو اطالوی قوم پرستوں نے ہی گولی سے اڑا دیا ہے۔ اس کے مردہ جسم کو جو گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا۔ ہزاروں لوگوں نے دیکھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ بعض لوگ اسکی لاش پر تھوکتے رہے۔ ۲۳ سال تک اٹلی کا ڈکٹیٹر رہنے والے مسولینی کا انجام نہایت عبرت انگیز ہے۔

سٹاک ہالم یکم مئی۔ رائٹر کی اطلاع ہے۔ کہ ہٹلر کی موت کل دوپہر برلین میں نازی پارٹی کے ہیڈ کوارٹرز میں ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے دماغ کی نالی پھٹ گئی تھی۔ جس سے موت واقع ہوئی۔ موت کے وقت گوئبلز اس کے پاس تھا۔

لنڈن یکم مئی۔ ڈینش ریڈیو نے جس پر جرمن کنٹرول ہے۔ اعلان کیا ہے۔ کہ ڈنمارک اور جرمنی کی سرحد پر ایک قلعہ میں صلح کی بات چیت ہو رہی ہے۔ ہملر نے پھر ایک مرتبہ ہتھیار ڈالنے کی پیشکش کی ہے۔ اور ڈنمارک کا جرمن کمانڈر بھی ہتھیار ڈالنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر اتحادی اس کی جان بخشی کا وعدہ کریں۔ تو وہ غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دیگا۔ ہٹلر مر چکا ہے۔ گوئرنگ پاگل ہو گیا ہے۔ نازی پارٹی کے محکمہ اقتصاد کے چیف شکوارز نے خودکشی کر لی ہے۔ اور اب صرف ہملر ہی جرمنی کے بارہ میں فیصلہ کرنے والا باقی ہے۔

لنڈن یکم مئی۔ آسٹریا کل سے جرمن رائش سے علیحدہ ہو چکا ہے۔ اور علیحدہ ریپبلک گورنمنٹ قائم کر لی ہے۔ سات سال تک اس پر جرمنوں کا قبضہ رہا ہے۔

سان فرانسسکو یکم مئی۔ کل موسیو مولوٹاف کے از سر نو یہ سوال اٹھانے پر کہ کانفرنس میں پولینڈ کی عارضی حکومت کو نمائندگی دی جانی چاہیئے۔ کانفرنس کی کارروائی میں پھر ڈیڈلاک پیدا ہو گیا۔ موسیو مولوٹاف نے کہا۔ کہ اگر ارجنٹائن کو دعوت دی جا سکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ پولینڈ کو نہ دی جائے۔

کلکتہ یکم مئی۔ برما میں جاپانیوں کو پے در پے جو شکستیں ہو رہی ہیں۔ ان کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ جاپانی اب یہاں سے فوجیں نکال رہے ہیں۔ اگرچہ چھوٹے پیمانہ پر حملے بھی کر رہے ہیں۔ مگر یہ محض اس لئے ہے۔ کہ پسپائی میں انہیں زیادہ نقصان نہ اٹھانا پڑے۔

سان فرانسسکو یکم مئی۔ یوکرین ریپبلک کا وزیر خارجہ سان فرانسسکو کانفرنس میں شمولیت کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔

نیویارک یکم مئی۔ امریکن گورنمنٹ نے کل ایک ۴۵ ہزار ٹن وزنی طیارہ بردار جہاز سمندر میں ڈالا۔ جس کا نام فرینکلن روز ویلٹ ہے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے وزیر بحر نے کہا۔ کہ امریکہ کے پاس ۲۶ طیارہ بردار جہاز پہلے تھے۔ اور یہ ۲۷واں ہے۔

لنڈن یکم مئی اطالوی قوم پرستوں نے میلان میں مسٹر جان ایمری کو گرفتار کیا ہے۔ یہ شخص میلان ریڈیو پر اتحادیوں کے خلاف تقریریں کیا کرتا تھا۔ اور مسٹر ایمری وزیر ہند کا لڑکا ہے۔

سٹاک ہالم یکم مئی معلوم ہوا ہے کہ کاؤنٹ برناڈ نے جو ہملر کی طرف سے اتحادیوں کے ساتھ بات چیت کر رہا ہے۔ ڈنمارک سے واپس سویڈن پہنچ گیا ہے۔ اور جرمنوں کی پیشکش اتحادیوں کو پہنچا دی ہے۔ ایک نامہ نگار نے کاؤنٹ موصوف سے پوچھا۔ کہ کیا وہ پھر ہملر سے ملنے جائیگا۔ اس نے کہا نہیں۔

لنڈن یکم مئی ڈینش ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ڈنمارک کے بڑے بڑے شہروں سے جرمن فوجوں نے ہٹنا شروع کر دیا ہے۔ لیکن جرمن پولیس ابھی ان شہروں میں موجود ہے۔

لنڈن یکم مئی دوسری برطانوی فوج نے دریائے ایلب کے کنارے سے بالٹک کے کنارے کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اور وہ اس سمندر کی ایک بندرگاہ سے اب صرف ۲۲ میل دور ہیں۔ برطانوی فوج نے پندرہ میل لمبے اور ۱۲ میل چوڑے مورچے پر مضبوطی سے قدم جما لئے ہیں۔ اب یہ فوج شمال کی طرف سے بڑھتی ہوئی ہمبرگ کو اسی طرح گھیرنا چاہتی ہے جس طرح برلین کو گھیرا تھا۔

برلین میں مارشل ژوکاف کی فوجوں نے بڑے ڈاک خانہ اور جرمن وزارت خارجہ کے دفاتر پر قبضہ کر لیا ہے۔ ٹیوب ٹنلوں میں بچے کھچے جرمن افسروں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔

کلکتہ یکم مئی۔ برما میں ۱۴ ویں فوج نے رنگون کی طرف بڑھتے ہوئے چار سو اتحادی قیدی آزاد کرا لئے ہیں۔ جاپانی اتحادی فوج کی پھرتی سے ہکا بکا رہ گئے۔ اور گھبراہٹ میں ان قیدیوں کو پیگو کے پاس چھوڑ گئے۔ رنگون سے جاپانیوں کے بچ کر نکل جانے کا بڑا راستہ کاٹ دیا گیا ہے۔ اراکان میں اتحادی دستے گشتی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بلکہ کچھ بڑھ بھی گئے ہیں

واشنگٹن یکم مئی۔ جاپانیوں نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی فوجیں بورنیو کے مشرقی کنارے پر اتر گئی ہیں۔ یہ فوجیں کل رات اتری تھیں۔ بورنیو منڈاناؤ سے پانچ سو میل جنوب مغرب میں ڈچ ایسٹ انڈیز کے بڑے بڑے جزائر میں سے ایک ہے اور فلپائن و سنگاپور کے درمیان واقع ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ منڈاناؤ میں جاپانی اب جم کر مقابلہ نہیں کر رہے اور ان کی فوجوں میں ابتری پھیل گئی ہے۔ وہ اپنے مورچوں کو اسی طرح چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ اور توپیں بھی بدستور نصب شدہ چھوڑ جاتے ہیں

واشنگٹن یکم مئی۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ایک برطانوی سمندری دستے نے جس میں دو بڑے جنگی جہاز اور دو طیارہ بردار جہاز بھی تھے انڈیمان میں پورٹ بلیئر پر گولہ باری کی۔

کانڈی یکم مئی۔ جب سے اتحادی فوجیں وسطی برما میں داخل ہوئی ہیں ۱۴ ویں فوج سولہ ہزار جاپانیوں کو ہلاک کر چکی ہے۔ پیگو کے علاقہ میں جاپانیوں کا اچھی طرح صفایا کیا جا رہا ہے

دہلی یکم مئی۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو مشورہ دینے والے سائنس دانوں کی کمیٹی کا اجلاس آج شروع ہوا۔